

عصر حاضر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کے اخلاقی چیلنجز: ایک تحقیقی مطالعہ

Ethical Challenges of Artificial Intelligence in the Light of Contemporary Islamic Teachings: A Research Study

1. Muqaddas Hanif

Lecturer in Islamic Studies, Government Graduate College for Women, Burewala, Pakistan.

Email: mh8933378@gmail.com

2. Riffat Hanif

MPhil Scholar in Islamic Studies (Specialization: Sufism), Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.

Email: saghirahmad5358@gmail.com

3. Mubeen Hanif

Lecturer, Government Graduate College for Women, Arifwala, Pakistan.

Email: mubeenhanif499499@gmail.com

Abstract

This research presents a comprehensive analytical study of the ethical challenges posed by Artificial Intelligence (AI) in the contemporary era, examined through the lens of Islamic teachings. The rapid advancement of AI has revolutionized every facet of human life, yet it has simultaneously generated profound ethical, social, and legal dilemmas—including the crisis of human identity, algorithmic bias, loss of privacy, autonomous weapons, and lack of transparency in decision-making processes. Islamic teachings, which encompass all dimensions of human existence, provide a comprehensive and balanced intellectual framework to counter these modern challenges. Grounded in foundational principles of the Qur'an and Sunnah—such as justice ('*adl*), trust (*amanah*), accountability, human dignity (*takrim al-insan*), and the prohibition of harm (*la darar wa la dirar*)—this research evaluates how technological progress can be regulated within human welfare and ethical boundaries. The study analyzes key areas including privacy and data protection, algorithmic fairness, autonomous military systems, economic displacement, and the philosophical challenges posed by transhumanism. By integrating classical Islamic jurisprudence (*usul al-fiqh*) with contemporary ethical discourse, the research proposes a comprehensive code of conduct for AI development and deployment that safeguards humanity from harm in light of the objectives of Islamic law (*maqasid al-Shari'ah*). The study emphasizes the necessity of collective *ijtihad*, interdisciplinary collaboration between technologists and Islamic scholars, and the establishment of ethical oversight committees to ensure that AI serves human welfare rather than becoming a source of exploitation or moral decay.

Keywords: Artificial Intelligence, Islamic Ethics, Algorithmic Bias, Maqasid al-Shariah, Human Dignity, Digital Era, Accountability

تعارف موضوع

عصر حاضر میں مصنوعی ذہانت کا عروج انسانی تاریخ کا ایک بے مثال اور انقلاب آفریں باب ہے، جس نے زندگی کے ہر شعبے کو گہرے پیمانے پر متاثر کیا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی نہ صرف تیز رفتار فکری صلاحیتوں کی حامل ہے بلکہ اس نے صنعت، طب اور تعلیم جیسے میدانوں میں غیر معمولی کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ تاہم، اس بے پناہ ترقی کے ساتھ ساتھ کئی سنجیدہ اخلاقی اور سماجی سوالات بھی جنم لے چکے

ہیں جن پر سنجیدگی سے غور کرنا گزیر ہے۔ اس کا سب سے بڑا اخلاقی تقاضا یہ ہے کہ انسانی وقار، آزادی اور رازداری کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے تاکہ یہ ٹیکنالوجی انسان کی خدمتگار رہے۔ ڈیٹا کی چوری، رازداری کی پامالی اور نجی معلومات کا غلط استعمال اس دور کے اہم ترین اخلاقی چیلنجز میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، خود کار نظاموں اور مشینوں میں انسانی تعصبات کی آمیزش سے انصاف اور مساوات کے تقاضے مجروح ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ روزگار کے مواقع میں کمی اور انسانی صلاحیتوں کے زوال کا خدشہ بھی اس سائنسی ترقی کے منفی اثرات کا پتہ دیتا ہے۔ لہذا، اخلاقی ضابطوں اور قوانین کی ایسی موثر تشکیل کی ضرورت ہے جو اس ذہانت کو تخریب کاری سے بچا کر انسانیت کی فلاح کے لیے پابند کرے۔ تمام فریقین، بشمول محققین اور پالیسی سازوں، کو مل کر ایک ایسا متوازن لائحہ عمل تیار کرنا ہو گا جو انصاف اور شفافیت کا ضامن ہو۔ مصنوعی ذہانت کا یہ عروج اسی وقت حقیقی کامیابی کہلا سکتا ہے جب اس کا استعمال اخلاقی حدود میں رہ کر انسانیت کی بہتری کے لیے کیا جائے۔

پس منظر:

انسانی تہذیب کی تاریخ میں صنعتی انقلاب چہارم اور موجودہ ڈیجیٹل دور کو ایک بے مثال اور انقلابی موڑ کی حیثیت حاصل ہے۔ پچھلی چند دہائیوں کے دوران علم و حکمت اور ایجادات کے میدان میں جو تیز رفتار ترقی ہوئی ہے، اس نے انسانی زندگی کے ہر گوشے کو گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ اطلاعی نیٹ ورکس، خود کار سسٹمز، اور مصنوعی ذہانت جیسی جدید سائنسی دریافتوں نے دنیا کو ایک ایسے عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے جہاں فاصلے سمٹ گئے ہیں اور رابطے لمحاتی ہو چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی یہ شاندار پیش رفت جہاں ایک طرف انسانیت کے لیے آسانیوں، معاشی ترقی، اور لامحدود امکانات کے دروازے کھول رہی ہے، وہیں دوسری طرف اس کے معاشرتی، نفسیاتی اور اخلاقی پس منظر پر گہرے سوالات بھی جنم لے رہے ہیں۔ روایتی طرز زندگی، روزگار کے ذرائع، اور باہمی میل جول کے انداز تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اس پس منظر میں یہ جاننا اور سمجھنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے کہ ٹیکنالوجی کی یہ دوڑ انسان کو کن منزلوں کی طرف لے جا رہی ہے، اور اس کے انسانی وجود، تہذیبی اقدار، اور مستقبل پر کیا مثبت و منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

ضرورت و اہمیت:

آج کے دور میں مصنوعی ذہانت، بائیو ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل سسٹمز جیسی جدید ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کے ہر گوشے کو بدل دیا ہے۔ اس سائنسی و تکنیکی طوفان میں ایک طرف جہاں بے شمار سہولتیں میسر آئی ہیں، وہیں دوسری طرف انسان اور معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو بھی شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ ایسے میں جدید ٹیکنالوجی کو صرف مادی ترقی یا معاشی فائدے کی عینک سے دیکھنے کے بجائے ایک اسلامی فکری و اخلاقی فریم ورک کے اندر سمجھنا اور پرکھنا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔ اسلام ہمیں علم، حکمت اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے ایک واضح ضابطہ حیات مہیا کرتا ہے، جو انسان کو کائنات کا بے لگام مالک بنانے کے بجائے اس کا امین اور نائب قرار دیتا ہے۔ موجودہ دور میں جب ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے انسانیت، اخلاقیات، رازداری اور معاشرتی اقدار کو زک پہنچ رہی ہے، تو اسلامی اصول (جیسے عدل، امانت، احتساب اور فلاح عامہ) ہمیں سائنسی ایجادات کو انسان کی تخریب کی بجائے اس کی حقیقی فلاح کے لیے استعمال کرنے کی راہ دکھاتے ہیں۔ اس کے فوائد کو اگر ہم بنظر غائر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی کی اندھی تقلید اور بے مہار استعمال سے جو انسانی اور اخلاقی بحران پیدا ہوتے ہیں، یہ فریم ورک ان کا سد باب کرتا ہے۔ یہ مادی ترقی اور روحانی

اقدار کے درمیان ایک بہترین توازن قائم کرتا ہے، جس سے مادہ پرستی کے نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعے ٹیکنالوجی کو انسانی غلامی یا استحصال کا ذریعہ بنانے کے بجائے انسان کی خدمت اور حقوق کے تحفظ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس فکری سوچ سے ایسے معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کے ثمرات بلا امتیاز پوری انسانیت تک پہنچتے ہیں اور فتنہ و فساد کا دروازہ بند ہوتا ہے۔

مبحث اول: مصنوعی ذہانت کے اخلاقی مضمرات کا تجزیہ

آج کے دور میں مصنوعی ذہانت، بائیو ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل سسٹمز جیسی جدید ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کے ہر گوشے کو بدل دیا ہے۔ اس سائنسی و تکنیکی طوفان میں ایک طرف جہاں بے شمار سہولتیں میسر آئی ہیں، وہیں دوسری طرف انسان اور معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو بھی شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ ایسے میں جدید ٹیکنالوجی کو صرف مادی ترقی یا معاشی فائدے کی عینک سے دیکھنے کے بجائے ایک اسلامی فکری و اخلاقی فریم ورک کے اندر سمجھنا اور پرکھنا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔

اسلام ہمیں علم، حکمت اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے ایک واضح ضابطہ حیات مہیا کرتا ہے، جو انسان کو کائنات کا بے لگام مالک بنانے کے بجائے اس کا امین اور نائب قرار دیتا ہے۔ موجودہ دور میں جب ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے انسانیت، اخلاقیات، رازداری اور معاشرتی اقدار کو زک پہنچ رہی ہے، تو اسلامی اصول (جیسے عدل، امانت، احتساب اور فلاح عامہ) ہمیں سائنسی ایجادات کو انسان کی تخریب کی بجائے اس کی حقیقی فلاح کے لیے استعمال کرنے کی راہ دکھاتے ہیں۔ اس کے فوائد کو اگر ہم بنظر غائر دیکھیں تو معلوم ہو تا ہے کہ ٹیکنالوجی کی اندھی تقلید اور بے مہار استعمال سے جو انسانی اور اخلاقی بحران پیدا ہوتے ہیں، یہ فریم ورک ان کا سدباب کرتا ہے۔ یہ مادی ترقی اور روحانی اقدار کے درمیان ایک بہترین توازن قائم کرتا ہے، جس سے مادہ پرستی کے نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعے ٹیکنالوجی کو انسانی غلامی یا استحصال کا ذریعہ بنانے کے بجائے انسان کی خدمت اور حقوق کے تحفظ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس فکری سوچ سے ایسے معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کے ثمرات بلا امتیاز پوری انسانیت تک پہنچتے ہیں اور فتنہ و فساد کا دروازہ بند ہوتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کے اخلاقی مضمرات کا اسلامی تناظر میں تجزیہ کرنا اور مسلم مفکرین کے لیے اس ڈیجیٹل دور کے نئے فقہی مسائل کی نشاندہی کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، تاکہ جدید ٹیکنالوجی کے انسانی زندگی پر پڑنے والے منفی اثرات کو روکا جاسکے۔ اس عمل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے امت مسلمہ کو دور حاضر کے پیچیدہ تکنیکی چیلنجز کا شرعی حل تلاش کرنے میں مدد ملتی ہے اور شریعت کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیکنالوجی کو انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

1.1 مصنوعی ذہانت کی تعریف: مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) سے مراد کمپیوٹر سسٹمز کی وہ صلاحیت ہے جس

کے ذریعے وہ انسانوں کی طرح سوچنے، سمجھنے، سیکھنے اور مسائل حل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

1.2 مصنوعی ذہانت کی لغوی تعریف: لغوی اعتبار سے "مصنوعی ذہانت" دو الفاظ کا مجموعہ ہے؛ "مصنوعی" سے مراد وہ شے ہے جو طبعی یا قدرتی نہ ہو بلکہ انسان کی بنائی ہوئی ہو، جبکہ "ذہانت" عقل، فہم، ادراک اور سیکھنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں۔ لہذا لغوی معنی ایک ایسی بناوٹ یا تیار شدہ صلاحیت کے ہیں جو انسانی عقل و فہم کی نقل کرتی ہو۔⁽¹⁾

1.3 مصنوعی ذہانت کی لغوی تعریف: اصطلاح کمپیوٹر سائنس میں مصنوعی ذہانت سے مراد ایسا سائنسی نظم و ضبط ہے جو ایسی ذہین مشینز اور سسٹمز کی تخلیق پر بحث کرتا ہے۔ جو انسانی عقل کی طرح سوچنے، سمجھنے، سیکھنے اور ارادے کے ساتھ فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔⁽²⁾

1.4 ٹیکنیکل مفہوم: ٹیکنیکی اعتبار سے یہ کمپیوٹر سائنس اور ریاضیاتی الگورتھمز کا ایسا مربوط نظام ہے جو وسیع پیمانے پر موجود ڈیٹا (Data) کا تجزیہ کرتا ہے۔ یہ سسٹمز گہرے مشینی ادراک اور سنگی نیٹ ورکس کی مدد سے خود کار طریقے سے تجربات سے سیکھتے ہیں۔ اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی آواز کی شناخت اور بصری ادراک جیسے امور انجام دیتے ہیں۔⁽³⁾

1.5 مصنوعی ذہانت کا تاریخی ارتقاء

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کا تاریخی ارتقاء ایک ایسے فکری اور سائنسی سفر پر مشتمل ہے جس نے مشینی شعور کے تصور کو انسانوں سے نکال کر عملی حقیقت میں بدل دیا ہے۔ اس سفر کا باقاعدہ آغاز بیسویں صدی کے وسط میں ہوا۔ 1950ء میں برطانوی ریاضی دان اور کمپیوٹر سائنس کے بانی ایلن ٹورنگ نے اپنے تاریخی مقالے میں یہ انقلابی سوال اٹھایا کہ کیا مشینیں سوچ سکتی ہیں؟ اس فکری بنیاد پر اس نے 'انٹیلیکشن گیم' یا 'ٹورنگ ٹیسٹ' پیش کیا، جس کا مقصد یہ جانچنا تھا کہ آیا کوئی کمپیوٹر اتنی ذہانت اور روانی سے گفتگو کر سکتا ہے کہ انسان اور مشین کے درمیان فرق نہ کیا جاسکے۔⁽⁴⁾

وقت کے ساتھ ساتھ یہ سفر روایتی علامتی ذہانت اور قواعد پر مبنی سسٹمز سے ہوتا ہوا جدید ترین نیورل نیٹ ورکس تک پہنچا۔ 2017ء میں 'ٹرانسفارمر' (Transformer) 'آرکیٹیکچر کی دریافت نے اس میدان میں انقلاب برپا کر دیا، جس نے لارج لیگوٹیج ماڈلز (LLMs) کی راہ ہموار کی۔ آج کے جزیٹوائے آئی سسٹمز نہ صرف انسانی زبان کو سمجھنے اور نقل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بلکہ وہ متن، تصاویر اور کوڈ کی تخلیق کے ذریعے ٹورنگ کے تصور سے کہیں آگے نکل چکے ہیں۔⁽⁵⁾

یہ تاریخی سفر اس بات کا غماز ہے کہ مصنوعی ذہانت اب محض ایک مشینی تجربہ نہیں رہی، بلکہ انسانی صلاحیتوں کی معاون ایک ایسی طاقت بن چکی ہے جو مستقبل کی تشکیل کر رہی ہے۔

(1) Islam, Noman "Artificial Intelligence ,Part 1" Google Sites, 2024

(2) "Artificial Intelligence" Wikipedia, The Free Encyclopedia Last modified 2024

مصنوعی ذہانت/ur.wikipedia.org/wiki/

(3) Cambridge University Press "Artificial Intelligence" Cambridge Urdu Dictionary Accessed 2026

(4) Turing, Alan 1950 "Computing Machinery and Intelligence" *Mind* 59, no 236: 433

(5) Vaswani, Ashish, Noam Shazeer, Niki Parmar, Jakob Uszkoreit, Llion Jones, Aidan N Gomez, Łukasz Kaiser, and Illia Polosukhin 2017 "Attention Is All You Need" In *Advances in Neural Information Processing Systems (NeurIPS)*, 5998

1.6 جدید دنیا میں اس کا نفاذ

آج کی جدید دنیا میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) محض ایک سائنسی تخیل نہیں رہی بلکہ یہ انسانی تہذیب، معیشت اور معاشرت کا ایک ناگزیر اور مرکزی حصہ بن چکی ہے۔ سائنسی ترقی کے اس دور میں اس ٹیکنالوجی نے زندگی کے ہر شعبے میں اپنے اثرات مرتب کیے ہیں، جن کا دائرہ کار صحت سے لے کر دفاع اور روزمرہ امور تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے نفاذ نے جہاں انسانی صلاحیتوں کو وسعت دی ہے، وہیں معاشرتی اور عملی سطح پر نئی بحثوں کو بھی جنم دیا ہے۔

1.7 صحت کے شعبے میں نفاذ: شعبہ طب میں مصنوعی ذہانت نے تشخیص اور علاج کے طریقوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ پیچیدہ طبی ڈیٹا، ایکسرے، اور ایم آر آئی سکینز کا تجزیہ کرنے میں یہ ٹیکنالوجی ڈاکٹروں کی معاونت کرتی ہے، جس سے امراض کی بروقت اور درست شناخت ممکن ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، ادویات کی تیاری اور طبی تحقیق میں اس کا استعمال وقت اور وسائل کی بڑی بچت کا باعث بن رہا ہے۔⁽⁶⁾

1.8 معاشی اور اقتصادی شعبہ: معیشت اور کاروبار کی دنیا میں مصنوعی ذہانت نے پیداواری صلاحیت کو کئی گنا بڑھا دیا ہے۔ مالیاتی ادارے دھوکہ دہی کی روک تھام، تجارتی منڈی کے رجحانات کی پیش گوئی اور صارفین کے رویوں کے تجزیے کے لیے اس کا بھرپور استعمال کر رہے ہیں۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں خود کار نظام اور روبوٹکس کے ذریعے پیداواری عمل کو تیز اور محفوظ بنایا جا رہا ہے۔

1.9 تعلیم کا میدان: تعلیمی شعبے میں یہ ٹیکنالوجی شخصی اور انفرادی نوعیت کے تدریسی نظام کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ طالب علموں کی صلاحیتوں اور سیکھنے کی رفتار کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی مواد کو ڈھالا جاتا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر بنتا ہے۔ اساتذہ کے انتظامی اور تدریسی بوجھ کو کم کرنے میں بھی یہ سسٹمز اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔⁽⁷⁾

1.10 دفاعی امور: دفاعی اور سیورٹی کے شعبے میں مصنوعی ذہانت کا استعمال حکمت عملی اور حفاظتی انتظامات کو جدید خط استوار پر استوار کر رہا ہے۔ سرحدی نگرانی، سائبر سیورٹی کے خطرات سے نمٹنے، اور خود کار دفاعی آلات کی تیاری میں اس کا استعمال فیصلہ سازی کے عمل کو تیز تر اور زیادہ درست بناتا ہے۔⁽⁸⁾

1.11 روزمرہ زندگی: انسان کی عام روزمرہ زندگی میں مصنوعی ذہانت مختلف شکلوں میں سرایت کر چکی ہے۔ موبائل فونز میں موجود اسسٹنٹس، گھروں کو خود کار بنانے والے سسٹمز (سمارٹ ہومز)، راستوں کی رہنمائی کرنے والے نیویگیشن سسٹمز، اور زبانوں کے تراجم کی سہولیات نے انسانی زندگی کو انتہائی آسان اور سہل بنا دیا ہے۔

(6) Stuart, Russell, and Peter Norvig *Artificial Intelligence: A Modern Approach* Vol 1 New York: Pearson Publications, 2020, 128

(7) Bostrom, Nick *Superintelligence: Paths, Dangers, Strategies* Oxford: Oxford University Press, 2014, 45

(8) McAfee, Andrew, and Erik Brynjolfsson *The Second Machine Age: Work, Progress, and Prosperity in a Time of Brilliant Technologies* Vol 2 New York: W W Norton & Company, 2014, 89

مبحث دوم: مصنوعی ذہانت کے اخلاقی اور سماجی چیلنجز

عصر حاضر میں ڈیجیٹل انقلاب، مصنوعی ذہانت اور انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT) نے انسانی زندگی کو جتنا آسان بنایا ہے، اتنے ہی گہرے اور پیچیدہ اخلاقی، سماجی اور معاشی بحران بھی جنم لیے ہیں۔ ڈیجیٹل سوسائٹی کے یہ تاریک پہلو انسان کی آزادی، مساوات اور بنیادی حقوق کو براہ راست چیلنج کر رہے ہیں۔

2.1 ذاتی کوائف کا تحفظ: ڈیجیٹل دور میں انسان کی ذاتی زندگی اب پرائیویٹ نہیں رہی۔ شوشانا زوبوف (Shoshana Zuboff) نے اپنی معرکہ آرائی کتاب میں اس رجحان کو "نگرانی کا سرمایہ دارانہ نظام" کا نام دیا ہے۔⁽⁹⁾ جس کے تحت انسانی تجربات اور روزمرہ کے کوائف (Data) کو خام مال کی طرح جمع کر کے ڈیجیٹل اشتہارات اور رویوں کی تشکیل کے لیے بیچا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، سرچ انجن اور اسمارٹ فونز ہر لمحہ صارف کی لوکیشن، سرچ ہسٹری، اور ذاتی رجحانات کا ریکارڈ رکھتے ہیں، جس سے فرد کی نجی زندگی کا تقدس پامال ہو چکا ہے۔ حکومتی سطح پر ماس سرویلنس اور نجی کمپنیوں کی جانب سے ڈیٹا کی چوری نے نجی زندگی کے حق کو تقریباً ختم کر دیا ہے۔

2.2 الگورتھمک تعصب: مصنوعی ذہانت اور مشین لرننگ کے سسٹمز کو معروضی (Objective) اور غیر جانبدار سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ الگورتھمز ماضی کے انسانی تعصبات پر مبنی ڈیٹا سے تربیت پاتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ عموماً نسل، جنس اور سماجی طبقات کی بنیاد پر امتیازات کو مزید پکا کر دیتے ہیں۔ کیتھی اونیل (Cathy O'Neil) اپنی کتاب میں واضح کرتی ہیں کہ کس طرح یہ خودکار ریاضیاتی ماڈلز (Weapons of Math Destruction) نوکریوں کی فراہمی، قرضوں کی منظوری اور عدالتوں میں سزاؤں کے فیصلوں کے دوران کمزور طبقات اور اقلیتوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں۔⁽¹⁰⁾ اس طرح ٹیکنالوجی انصاف کے نام پر پرانے سماجی تعصبات کو جدید اور زیادہ خطرناک شکل میں منتقل کر دیتی ہے۔

2.3 بے روزگاری اور معاشی عدم مساوات: ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی اور آٹومیشن (Automation) نے روایتی مزدور اور کارپوریشنز کے تعلقات کو یکسر بدل دیا ہے۔ روبو ٹکس، مصنوعی ذہانت اور اسمارٹ سسٹمز اب فیکٹریوں کے کارخانوں سے لے کر دفاتر تک انسانی لیبر کا مؤثر متبادل بن رہے ہیں۔ کارل بینڈیکٹ فرے (Carl Benedikt Frey) اور مائیکل اوسبورن (Michael Osborne) کی تحقیق کے مطابق، آنے والے برسوں میں نصف سے زائد نوکریاں آٹومیشن کی زد میں آسکتی ہیں، جس سے بڑے پیمانے پر ساختیاتی بے روزگاری جنم لے گی۔⁽¹¹⁾ اس رجحان کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاشی منافع چند بڑی ٹیک کمپنیوں (Tech Giants) اور سرمائے کے مالکوں کے پاس سمٹ جاتا ہے، جب کہ عام مزدور اور مڈل کلاس معاشی عدم مساوات اور عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(9) Zuboff, Shoshana *The Age of Surveillance Capitalism: The Fight for a Human Future at the New Frontier of Power* New York: PublicAffairs, 2019, 15

(10) O'Neil, Cathy *Weapons of Math Destruction: How Big Data Increases Inequality and Threatens Democracy* New York: Crown Publishing Group, 2016, 85

(11) Frey, Carl Benedikt, and Michael A Osborne 2017 "The Future of Employment: How Susceptible Are Jobs to Computerisation?" *Technological Forecasting and Social Change* 114: 254

مبحث سوم: قرآن و سنت میں علم، عقل اور ٹیکنالوجی کا تصور

اسلامی تہذیب میں علم، عقل اور کائنات کی تسخیر کا تصور کسی مادی افادیت یا سیکولر مفاد تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ براہ راست توحید الہی، انسان کے منصبِ خلافت اور اخلاقی ذمہ داریوں سے جڑا ہوا ہے۔ قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ میں کائنات کے اسرار کو سمجھنے اور سائنسی و تکنیکی پیش رفت کی بنیاد فراہم کرنے والے بے شمار اصول موجود ہیں۔

3.1 علم کی فضیلت: اسلام میں علم اور عقل کو دین کا سرچشمہ اور انسان کی تکریم کا سب سے بڑا ذریعہ مانا گیا ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر حواسِ خمسہ اور عقلِ سلیم کو بروئے کار لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے صاحبانِ عقل کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾⁽¹²⁾

ترجمہ: جو لوگ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں [اور کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں علم کی طلب کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے اور عقل و دانش کو مومن کی گمشدہ میراث کہا گیا ہے: "الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا"⁽¹³⁾

3.2 ٹیکنالوجی اور تسخیرِ کائنات: اسلام میں کائنات اور اس کے مظاہر کو انسان کے لیے مسخر کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی سوجھ بوجھ، ٹیکنالوجی اور صنعتی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مادی وسائل سے استفادہ کرے۔ قرآن کریم نے واضح کیا کہ زمین و آسمان کی تمام چیزیں انسان کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہیں:

﴿الَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً﴾⁽¹⁴⁾

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو تمہارے لیے

مسخر کر دیا ہے اور اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں؟

یہ تسخیرِ کائنات دراصل انسان کی مابین الطبیعیاتی ذمہ داری (منصبِ خلافت) کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ ٹیکنالوجی کے ذریعے زمین کی آبادی اور فلاحِ انسانیت کا فریضہ انجام دے۔

3.3 علم کی اخلاقی حدود: اسلامی نظریہ علم میں علم اور ٹیکنالوجی کی کوئی بھی شکل اخلاقیات اور اقدار سے عاری (Value-free) نہیں ہے۔ جدید سائنسی ترقی نے جہاں انسانیت کو بے پناہ طاقت دی ہے، وہیں اخلاقی ضابطوں کے فقدان نے ایٹمی ہتھیاروں، ماحولیاتی تباہی

(12) Al-Qur'an, Surah Ali 'Imran 3:191

(13) Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid al-Qazwini *Sunan Ibn Majah* Riyadh: Darussalam, 1999, vol 1, Kitab al-Muqaddimah, bab Fadl al-Ulama' wa al-Hathsh 'ala Talab al-Ilm, hadith 224, 81

(14) Al-Qur'an, Surah Luqman 31:20

اور انسانی استحصال کو جنم دیا ہے۔ اسلام اس بات کا قائل ہے کہ علم نافع وہی ہے جو اخلاقی حدود کے اندر رہتے ہوئے انسانیت کی بھلاہی کے لیے استعمال ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا" (15)

یہ حدیث اور اسلامی فکری اصول اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی اگر خشیتِ الہی، عدلِ اجتماعی اور اخلاقی ضابطوں سے آزاد ہو جائے تو وہ رحمت کی بجائے زحمت بن جاتی ہے۔

مبحث چہارم: قرآن و سنت کی روشنی میں کرامتِ انسانی اور مصنوعی ذہانت

عصر حاضر میں مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کی یلغار نے انسانی وجود، اس کی آزادی اور اس کے مقام کے بارے میں بنیادی نوعیت کے فلسفیانہ اور اخلاقی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ جہاں ایک طرف مشینی ذہانت انسانی صلاحیتوں کو مات دے رہی ہے، وہیں دوسری طرف انسان کی فکری و اخلاقی مرکزیت خطرے میں پڑتی دکھائی دیتی ہے۔ ذیل میں اس موضوع کا تفصیلی اور تحقیقی جائزہ قرآن و سنت کے جزئی استنبہات اور علمی حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

4.1 کرامتِ انسانی کا اسلامی تصور: اسلامی نظر یہ حیات میں انسان کی فضیلت اور عظمت کسی مادی کامیابی یا سائنسی ترقی کی مرہونِ منت نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک ذاتی اور موروثی شرف ہے جو اسے تمام مخلوقات میں ممتاز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾ (16)

اور بلاشبہ ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی اور انھیں خشکی اور ترسی میں سوار کیا اور انھیں پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انھیں نمایاں فضیلت دی۔

اس آیت مبارکہ میں لفظ "كَرَّمْنَا" (ہم نے عزت دی) اس بات کا بین ثبوت ہے کہ انسانی کرامت خدا کی بخشی ہوئی امانت ہے، جسے کوئی مادی مشین، الگورتھم یا ٹیکنالوجی چھین نہیں سکتی۔ ابن کثیر رحمہ اللہ کے مطابق عقل، ارادہ، اور خلیفۃ الارض ہونے کا شرف ہی وہ بنیادی عناصر ہیں جو انسان کو کائنات کی تمام ذی روح اور غیر ذی روح مخلوقات سے بالاتر کرتے ہیں۔ (17)

4.2 مصنوعی ذہانت کے دور میں انسان کی حیات اور شعور

مصنوعی ذہانت کے حامی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مستقبل میں مشینیں انسان کے شعور اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔ تاہم، اسلامی فکر اور جدید فلسفہ اخلاق کے مطابق انسان صرف ایک کیلکولیٹر یا ڈیٹا پروسیسر نہیں ہے، بلکہ وہ روح، وجدان، شعورِ باطن

Al-Naysaburi, Muslim ibn al-Hajjaj *Sahih Muslim* Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, 1955, vol 4, Kitab al-Dhikr wa al-Du'a', bab al-Ta'awwudh min 'Ilm la Yanfa', hadith 2722(15)

(16) Al-Qur'an, Surah Al-Isra' 17:70

Ibn Kathir, Imad al-Din Isma'il ibn Umar *Tafsir al-Qur'an al-Azim* Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1999, vol 5, 92(17)

اور "ارادہ آزاد" کا حامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخلاقی ذمہ داری کے تابع ہے۔ قرآن کریم میں انسان کے اس ارادی اختیار کو اس کی آزمائش کی بنیاد قرار دیا گیا ہے:

﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾ (18)

بے شک ہم نے اسے راستہ دکھایا، اب خواہ وہ شکر گزار بنے یا ناشکر
مشین کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو جائے، وہ کبھی بھی اخلاقی نیت، دردِ دل، صدمے، اور الہی عشق و محبت کے جذبات کی حامل نہیں ہو سکتی۔ انسانی حیات کا جو ہر اس کا وہ شعوری ارادہ ہے جو جزا و سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے، جبکہ مصنوعی ذہانت محض ریاضیاتی حساب کتاب کا نام ہے۔

4.3 اے آئی کی طرف سے انسانی تحقیر کا خطرہ: جب انسانی زندگی کے فیصلے، ججمنٹ، اخلاقی چناؤ اور معاشرتی ترجیحات کو اندھا دھند الگورتھم اور اے آئی سسٹمز کے سپرد کر دیا جائے، تو اس سے انسان کی اپنی نگاہ میں اس کی اپنی وقعت ختم ہو جاتی ہے جسے قرآن میں "اسفل سافلین" کی طرف تنزل سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سید حسین نصر کے مطابق "جب انسان خود کو مشینی فیصلوں کا غلام بنا لیتا ہے تو اس کی خداداد صلاحیتیں زنگ آلود ہو جاتی ہیں۔" (19) اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کو اپنا خلیفہ ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے عقل اور شریعت کے توازن سے خود فیصلے کرنے چاہئیں، نہ کہ حوبِ عمل کو کسی خود کار کوڈ کے تابع کر دینا چاہیے۔ احادیث میں بھی اندھی تقلید اور سوچ بچار کے خاتمے سے منع کیا گیا ہے۔

بحث پنجم: عدل، مساوات اور الگورتھم کا انصاف

عصر حاضر میں مصنوعی ذہانت اور الگورتھم فیصلہ سازی نے انسانی تمدن کو نئے دور میں داخل کر دیا ہے، تاہم یہ سائنسی پیش رفت اپنے ساتھ شدید اخلاقی اور عمرانی بحران بھی لائی ہے۔ جدید ڈیجیٹل سسٹمز میں انسانی تعصبات کی منتقلی اور شفافیت کا فقدان عالمی سطح پر عدل و انصاف کے تقاضوں کو پامال کر رہا ہے۔ اس پس منظر میں، قرآن کریم کا تصورِ عدل اور اسلامی فقہ کے اصول نہ صرف ان جدید تکنیکی نقائص کا موثر علمی ازالہ فراہم کرتے ہیں بلکہ نظامِ عدل کی درست سمت کا تعین بھی کرتے ہیں۔

5.1 قرآنی تصورِ عدل: اسلام میں عدل کو کائنات کی بقا اور شریعت کا بنیادی مقصد قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم محض ضابطہ اخلاق نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر نظامِ عدل پیش کرتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ

الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (20)

اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے بنو، اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو، خواہ (وہ عدل اور گواہی) تمہاری اپنی ذات کے خلاف ہو یا ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف۔

(18) Al-Qur'an, Surah Al-Dahr 76:3

(19) Nasr, Seyyed Hossein *Islamic Science: An Illustrated Study* London: World of Islam Festival Publishing Company, 1976, vol 1, 45

(20) Al-Qur'an, Surah An-Nisa' 4:135

یہ آیت اس بات کی صریح دلیل ہے کہ اسلامی عدل ذاتی مفادات، خاندانی تعلقات، یا طبقاتی اثر و رسوخ سے بالاتر ہو کر ہر حال میں قائم کیا جائے گا۔

مزید برآں میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاَنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ﴾ (21)

اے ایمان والو! اللہ کے لیے (حق پر) قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل چھوڑ دو۔ عدل کیا کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ یہ قرآنی احکام اسوہ حسنہ اور اصول مساوات کی وہ اساس ہیں جو کسی بھی انسانی یا مشینی تعصب کی ہر گز گنجائش نہیں چھوڑتے۔ 5.2 الگورتھمز میں تعصب کا مسئلہ: مصنوعی ذہانت اور مشین لرننگ کے الگورتھمز بظاہر معروضی اور غیر جانبدار نظر آتے ہیں، لیکن چونکہ یہ تاریخی اور انسانی تعصبات پر مبنی ڈیٹا سے تربیت پاتے ہیں، اس لیے یہ نسل، جنس، اور طبقاتی بنیادوں پر خطرناک امتیازات کو فروغ دیتے ہیں۔ کیتھی اونیل لکھتی ہیں:

"یہ خود کار سسٹمز کمزور طبقات کو منظم طریقے سے پسماندہ کرتے ہیں۔ اس تکنیکی اندھے پن اور ناانصافی کا بہترین علاج اسلامی اصول مساوات اور قرآن کی اس عالمگیر تعلیم میں ہے جو کہتی ہے کہ تمام انسان اللہ کی نگاہ میں برابر ہیں اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے، نہ کہ نسل یا طبقہ۔ اسلامی شریعت فیصلے کرتے وقت ظاہری تعصبات اور جبلت پرستی کو سختی سے رد کرتی ہے اور ہر فرد کے بنیادی انسانی حقوق کا پاس رکھتی ہے۔" (22)

5.3 فیصلہ سازی میں شفافیت: جدید مصنوعی ذہانت کے سسٹمز میں "بلیک باکس" کا مسئلہ شدت اختیار کر چکا ہے، جہاں الگورتھم کسی فیصلے (مثلاً قرض کی منظوری، ملازمت، یا عدالت میں سزاؤں) تک کیسے پہنچا، اس کی اندرونی منطق یا استدلال صریح نہیں ہوتا۔ اس طرح کی غیر شفافیت احتساب کے دروازے بند کر دیتی ہے۔ اس کے برعکس، اسلامی فقہ اور اصول قضاء میں شفافیت (شفافیت) احکام اور بین الیقینات) کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی کے مطابق "اسلامی قانون شہادت کے مطابق ہر فیصلے اور دعوے کے اسباب، دلائل اور ضوابط کھلے عام واضح ہونے چاہئیں تاکہ فریقین کو دفاع کا حق مل سکے۔" (23) "بلیک باکس" کا یہ اخلاقی خلا اسلامی فقہ کے اس اصول سے پر کیا جاتا ہے کہ انصاف نہ صرف ہونا چاہیے بلکہ ہوتا ہوا نظر بھی آنا چاہیے، اور کسی بھی مجہول یا مبہم بنیاد پر انسانی حقوق کا سلب کرنا ناجائز ہے۔

(21) Al-Qur'an, Surah Al-Ma'idah 5:8

(22) O'Neil, Cathy *Weapons of Math Destruction: How Big Data Increases Inequality and Threatens Democracy* New York: Crown Publishing Group, 2016, 85

(23) Al-Zuhayli, Wahbah *Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu* Damascus: Dar al-Fikr, 2007, vol 6, 520

مبحث ششم: امانت، دیانت اور ڈیجیٹل رسک مینجمنٹ

6.1 تصور امانت: اسلام میں امانت کا مفہوم محض مالیاتی امانتوں تک محدود نہیں بلکہ یہ اخلاقی، سماجی اور پیشہ ورانہ فرائض کی پوری کائنات پر محیط ہے۔ قرآن کریم میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾⁽²⁴⁾ اس کی تفسیر میں اکثر یہی ملے گا کہ حقوق الہی ہوں یا حقوق العباد، ہر قسم کی امانت کی پاسداری ایمان کا لازمی جز ہے۔ (اسی طرح خیانت کو منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے؛ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: "آيَةُ الْمُنَافِقِ

ثَلَاثٌ وَإِذَا أَوْثُمْنَ خَانَ"⁽²⁵⁾)

6.2 ڈیجیٹل امانت: ڈیجیٹل دور میں صارفین کا ذاتی ڈیٹا، پاس ورڈز اور نجی معلومات کمپنیوں یا پلیٹ فارمز کے پاس "امانت" ہوتی ہیں۔ اسلامی فقہ کے اصول امانت کی رو سے اس ڈیٹا کی حفاظت فرض عین ہے اور اس میں لاپرواہی یا فروخت "خیانت" کے زمرے میں آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ"⁽²⁶⁾ اسی طرح ڈیجیٹل تخلیقات، سافٹ ویئر اور کاپی رائٹس کی چوری یا بینک غصب اور سرتہ کی جدید شکلیں ہیں، جن کی شریعت میں ممانعت ہے۔⁽²⁷⁾

6.3 فیک نیوز اور ڈیپ فیکس (Deepfakes): جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی (جیسے ڈیپ فیکس اور آئی جنریٹڈ ویڈیوز) کے ذریعے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنا کر پیش کرنا شرعاً شدید ترین گناہ اور "بہتان" ہے۔ قرآن حکیم میں صریح حکم ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾⁽²⁸⁾ یعنی بغیر تحقیق کے خبریں آگے بڑھانا جھوٹ کے پھیلنے کا سبب بنتا ہے، جس پر حضور ﷺ نے فرمایا: "كَفَى بِالْمُرءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ"⁽²⁹⁾ ڈیپ فیکس کے ذریعے کسی کی عزت نفس پامال کرنا تذف اور تزویر (فریب) کے زمرے میں آتا ہے۔

6.4 ذمہ داری اور اخلاقی جوابدہی کا مسئلہ: عصر حاضر میں خود کار نظام اور مصنوعی ذہانت کے نفاذ سے اخلاقی اور قانونی جوابدہی کا فلسفہ ایک نئے بحران سے دوچار ہے۔ اسلامی قانون میں فعل بد یا غلطی پر جزا و سزا کا انحصار براہ راست انسانی ارادہ (قصد) اور شعور پر ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾⁽³⁰⁾ اور

(24) Al-Qur'an, Surah Al-Mu'minun 23:8

(25) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail *Sahih al-Bukhari*, Kitab al-Iman, bab 'Alamat al-Munafiq Beirut: Dar Tawq al-Najah, 1422 AH, vol 1, 19, hadith 33

(26) Ahmad ibn Hanbal *Musnad al-Imam Ahmad ibn Hanbal* Beirut: Mu'assasah al-Risalah, 1999, hadith 13444

(27) Usmani, Muhammad Taqi *Fihi Maqalat* Karachi: Idarah Talifat-e-Ashrafiyyah, 2005, vol 2, 115

(28) Al-Qur'an, Surah Al-Hujurat 49:6

(29) Al-Naysaburi, Muslim ibn al-Hajjaj *Sahih Muslim*, Muqaddimah al-Sahih, bab Nahy al-Hadith bi kulli ma Sami' Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, 2019, vol 1, 10, hadith 5

(30) Al-Qur'an, Surah Al-Baqarah 2:286

حدیث نبوی ﷺ ہے: "إنما الأعمال بالنیات" (31) اس کے برعکس، جب اے، آئی خود مختار نہ فیصلے کرتے ہوئے کوئی نقصان پہنچائے، تو فقہی ضوابط (جنایات اور تضامنی مالی کے اصولوں) کی روشنی میں ذمہ دار کا تعین پیچیدہ ہو جاتا ہے؛ آیا ذمہ داری پروگرامر، ڈیپلر کمپنی یا خود مشین پر عائد ہوگی؟ فقہ اسلامی کے اصول "اتلاف مال" اور "التسبیب فی الجنایۃ" کے تحت اس کا حل یہ ہے کہ اگر براہ راست فعل مختار مفقود ہو، تو سبب اور غفلت کی بنا پر ذمہ داری اس انسان یا ادارے پر عائد ہوگی جس نے اس کے اختیار کو کنٹرول کیا۔

مبحث ہفتم: خود کار عسکری نظام اور اخلاقیات جنگ

7.1 قرآن و سنت اور خود کار ہتھیاروں کی شرعی حیثیت: اسلام میں جنگ محض طاقت کا مظہر یا قتل و غارت کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ضابطہ اخلاق کے تحت لڑی جانے والا فریضہ ہے، جہاں انسانی جان، اخلاقیات اور املاک کا تحفظ اولین ترجیح ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جنگ میں بچوں، خواتین، بوڑھوں، عبادت گزاروں اور غیر جنگجوؤں کو نقصان پہنچانا قطعی طور پر حرام ہے۔ سرورِ دو عالم ﷺ نے میدانِ جنگ میں واضح ہدایات جاری فرمائیں: "لا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً صغیراً ولا امرأة" (32) "کسی بوڑھے، بچے اور عورت کو قتل نہ کرو۔"

اسی طرح درختوں کو کاٹنے اور فصلوں یا املاک کو بلا ضرورت جلانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

موجودہ دور میں خود کار عسکری نظام اور ڈرونز جیسے اے آئی ویپیز، جو انسانی جذبہ رحم، ضمیر اور اخلاقی فیصلے کے بغیر صرف الگور تھم کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں، شریعت کی بنیادی روح کے سراسر منافی ہیں۔ جنگ میں "انسانی عقل اور احتیاط" کا ہونا لازم ہے تاکہ مشین غلطی یا سنسر کی خرابی کی وجہ سے کسی معصوم کی جان ضائع نہ ہو۔ جذباتِ انسانی اور صوابدیدی اختیار کے بغیر محض مشین الگور تھم کے ذریعے قتل عام شرعی لحاظ سے ناجائز اور ظلمِ عظیم ہے، کیونکہ اس میں بے گناہ انسانوں کی تمیز کا کوئی حقیقی اخلاقی پُرستار موجود نہیں ہوتا۔

7.2 بین الاقوامی قانون اور اسلامی تعلیمات کا تقابل: عالمی رپورٹس اور بین الاقوامی انسانی قانون بالخصوص جینیوا کنونشنز اور پروٹوکولز بھی جنگی کارروائیوں میں امتیازی سلوک اور تناسب کا تقاضا کرتے ہیں، تاکہ عام شہریوں کو محفوظ رکھا جاسکے۔ (33)

مبحث ہشتم: معیشت، روزگار اور مصنوعی ذہانت کے اثرات

8.1 حلال روزگار کا حصول: اسلام نے کسبِ معاش اور حلال روزگار کے حصول کو نہ صرف ایک دنیاوی ضرورت بلکہ فریضہ اور عبادت کا درجہ دیا ہے۔ اسلام میں یہ تصور قطعی نہیں ہے کہ دنیاوی امور سے منہ موڑ کر صرف عبادات میں مشغول رہا جائے، بلکہ

(31) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail *Sahih al-Bukhari* Edited by Muhammad Zuhir bin Nasir al-Nasir Beirut: Dar Tawq al-Najah, 2001, vol 1, Kitab Bad' al-Wahy, hadith 1, 2

(32) Al-Bayhaqi, Ahmad ibn al-Husayn *Sunan al-Bayhaqi al-Kubra* Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2003, vol 9, 84

(33) ICRC *Geneva Conventions of 12 August 1949* Geneva: ICRC, 1949, vol I, 135

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے حلال طریقے سے رزق کمانا جہاد فی سبیل اللہ کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَضِبُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (34)

"پھر جب نماز پوری ہو چکی تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی کمائی کو سب سے بہتر اور پاکیزہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"عَنِ الْمُقَدَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ" (35)

"کسی شخص نے اس سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا کہ وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے۔ اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے ہی کھاتے تھے۔"

اسی طرح محنت مزدوری اور رزق حلال کی جستجو انسان کو معاشرے میں عزت، خودداری اور سوال کرنے کی ذلت سے بچاتی ہے۔ اسلام نے اس بات کی سختی سے ممانعت کی ہے کہ انسان بغیر محنت کے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائے، اور حرام یا مشتبہ ذرائع آمدنی (جیسے سود، دھوکہ، اور غلبہ باطل) کو کلیتاً حرام قرار دیا ہے تاکہ معیشت میں توازن اور عدل قائم رہے۔

8.2 مزدوروں کا استحصال: جدید دور میں مصنوعی ذہانت اور آٹومیشن کے نفاذ نے جہاں پیداوار میں تیزی اور آسانی پیدا کی ہے، وہیں اس نے محنت کش طبقے اور مزدوروں کے لیے بے روزگاری اور استحصال کے نئے دروازے بھی کھول دیے ہیں۔ بڑے پیمانے پر روایتی ملازمتوں کے خاتمے نے مزدور طبقے کو شدید معاشی عدم تحفظ سے دوچار کر دیا ہے۔ اسلام مزدوروں کے حقوق، ان کی محنت کے احترام اور ان کے استحصال کے خاتمے پر زور دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرْقُهُ" (36)

"مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دو۔"

یہ فرمان نبوی ﷺ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مزدور کے حقوق اور اس کی معاشی سلامتی کو سر فہرست رکھا جائے۔ مصنوعی ذہانت کی وجہ سے جو کارپوریٹیشنز یا ادارے محض زیادہ منافع کمانے کے لیے انسانوں کی جگہ مشینوں یا الگورتھمز کو ترجیح دیتے ہیں اور مزدوروں کو بغیر کسی سماجی تحفظ کے نوکریوں سے نکال دیتے ہیں، وہ اسلامی اصولِ عدل اور انسانی ہمدردی کے منافی ہیں۔ اس ٹیکنالوجیکل بحران

(34) Al-Qur'an, Surah Al-Jumu'ah 62:10

(35) Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid Sunan Ibn Majah, Kitab al-Ruju', bab Ujrat al-Ajra' Karachi: Idarah Turath al-Islam, 1403 AH, hadith 2443

(36) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail Sahih al-Bukhari, Kitab al-Buyu', bab Kasb al-Rajul 'amalahu biyadihi Beirut: Dar Ibn Kathir, 2002, hadith 2072

کے سماجی اثرات میں غربت میں اضافہ، طبقاتی خلیج کا وسیع ہونا، اور معاشرتی بے چینی شامل ہیں، جن کے تدارک کے لیے منصفانہ حکومتی پالیسیوں کی اشد ضرورت ہے۔

8.3 زکوٰۃ اور ٹیکسیشن کے جدید نظام: دور حاضر میں جب مصنوعی ذہانت اور گلوبلائزیشن کی وجہ سے بے روزگاری کا بحران شدت اختیار کر رہا ہے، اسلامی فلاحی ریاست کا نظام ایک موثر ترین معاشی ماحول پیش کرتا ہے۔ اسلامی معیشت کا بنیادی ستون "زکوٰۃ" ہے، جو صرف ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ایک منظم فلاحی ٹیکسیشن سسٹم ہے جو معاشرے کے نچلے اور کمزور طبقے کو معاشی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ قرآن کریم میں زکوٰۃ کے مصارف میں واضح طور پر غریبوں اور محتاجوں کا ذکر کیا گیا ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (37)

"صدقات (زکوٰۃ) تو صرف فقراء اور مساکین کے لیے ہیں اور ان کے وصول کرنے والے عاملین اور جن کے دلوں کو پرچانا مقصود ہو، اور گردنیں چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے، یہ فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

موجودہ دور میں جہاں ٹیکنالوجی کی وجہ سے روزگار کے مواقع محدود ہو رہے ہیں، اسلامی ریاست جدید کارپوریٹ ٹیکسیشن اور زکوٰۃ کے اشتراک سے ایک ایسا جامع فلاحی ڈھانچہ تشکیل دے سکتی ہے جہاں بے روزگار افراد کو بنیادی ضروریات زندگی، ہنر سکھانے کے پروگرامز، اور وظائف دیے جائیں۔ اس فلاحی نظام کا مقصد دولت کو چند ہاتھوں میں سمٹنے سے روکنا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ﴾ (38) تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتی رہے۔

یوں اسلامی معاشی نظام بے روزگاری کے اس جدید بحران کا پائیدار حل فراہم کرتا ہے۔

بحث نہم: فکری اور ثقافتی اثرات

9.1 عقل کی زوال پذیری: عصری ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (AI) پر حد درجہ انحصار نے انسانی دماغ کی تنقیدی اور تجزیاتی صلاحیتوں کو سست کر دیا ہے۔ جب تمام فیصلے، حساب کتاب اور فکری مشقیں مشینی الگورتھم کے سپرد کر دی جائیں تو عقل و فہم کی وہ جو ہر پگھلنے لگتے ہیں جو انسان کو اشرف المخلوقات بناتے ہیں۔ قرآن کریم نے تفکر، تدبر اور عقل کو استعمال کرنے پر زور دیا ہے، نہ کہ اسے معطل کرنے پر۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (39) "کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟"

اس آیت مبارکہ کے تحت مفسرین اور سلف صالحین کا موقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل سلیم عطا کی ہے، وہ حق و باطل میں تمیز اور اشیاء کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہے۔ امام ابن کثیر دمشقی شافعی رحمہ اللہ اس ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:

(37) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail *Sahih al-Bukhari*, Kitab al-Buyu', bab Kasb al-Rajul 'amalahu biyadihi Beirut: Dar Ibn Kathir, 2002, hadith 2072

(38) Al-Qur'an, Surah Al-Hashr 59:7

(39) Al-Qur'an, Surah Al-Baqarah 2:44

"يأمر تعالى بتدبر آياته وعقولهم التي خولهم بها ليعقلوا بها الحق من البطلان،
لا أن يعطلوا طاقاتهم الذهنية"⁽⁴⁰⁾

"اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات میں تدبر کرنے اور اس عقل کا حکم دیا ہے جس سے وہ حق کو باطل سے پہچانیں، نہ یہ
کہ وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو معطل کر دیں۔"

اسی طرح اسلاف میں سے امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء علوم الدین میں فرماتے ہیں:

"العقل شجرة ونور، وثمرته المعرفة، فمتى وكل العقل إلى غيره ضاع نوره
وانطفأت بصيرته"⁽⁴¹⁾

"عقل ایک درخت اور نور ہے، اس کا ثمر معرفت ہے، پس جب عقل کو کسی اور کے سپرد کر دیا جائے تو اس کا
نور ضائع ہو جاتا ہے اور اس کی بصیرت بجھ جاتی ہے۔"

9.2 اسلامی فکری روایت: اسلامی تہذیب اور فکری روایت اندھی تقلید اور جمود کی نفی کرتی ہے اور عقل سلیم، اجتہاد اور تفکر کو
بنیادی حیثیت دیتی ہے۔ دین اسلام میں جہاں ایک طرف نصوص قطعیہ کی پابندی لازم ہے، وہیں دوسری طرف نئے مسائل کے حل
کے لیے عقل انسانی کو بروئے کار لانے کی بھرپور ترغیب دی گئی ہے تاکہ انسان اپنی فکری صلاحیتوں کو زندہ رکھ سکے۔ ارشادِ ربانی
ہے: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾⁽⁴²⁾
"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"
شیخ ابن قیم الجوزیہ عقل کی اہمیت اور فکری بیداری کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"وقد مدح الله أهل العقل والتدبر في مواضع كثيرة من كتابه، وجعل العقل
أداة لفهم وحیه وتطبيق شرعہ، فمن تنازل عن عقله فقد أبطل الحكمة التي
خلق لها"⁽⁴³⁾

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے کئی مقامات پر اہل عقل اور تدبر کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور عقل کو اپنے
وحی کو سمجھنے اور شریعت کو نافذ کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، پس جس نے اپنی عقل سے دستبرداری اختیار کی اس نے
اس حکمت کو باطل کر دیا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا تھا۔"

(40) Ibn Kathir, Imad al-Din Isma'il *Tafsir Ibn Kathir*, vol 1, 242

(41) Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad *Ihya' Ulum al-Din*, vol 1, 115

(42) Al-Qur'an, Surah Ali 'Imran 3:190

(43) Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Muhammad ibn Abi Bakr *Miftah Dar al-Sa'adah*
Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1418 AH, vol 1, 180

مشہور مفسر شیخ زکریا الکاظمی میں تحریر فرماتے ہیں:

"التفكر فريضة عقلية ودينية، وبه تستنير البصائر وتستقيم الأمور، وهو روح

الشريعة وجوهر التكليف" (44)

"تفکر ایک عقلی اور دینی فریضہ ہے، اس سے بصیرتیں منور ہوتی ہیں اور امور درست ہوتے ہیں، اور یہ شریعت

کی روح اور تکلف کا جوہر ہے۔"

9.3 ڈیجیٹل غلامی: جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل آلات کا بے جا استعمال انسان کو اس طرح اپنے سحر میں جکڑ چکا ہے کہ وہ حقیقی دنیا اور یاد

الہی سے غافل ہو گیا ہے۔ جب ڈیجیٹل اسکرینیں انسانی اوقات اور قلوب پر مسلط ہو جائیں تو خالق حقیقی کا دھیان محو ہونے لگتا ہے،

جسے قرآن نے صریح خسارہ قرار دیا ہے۔

فرمانِ الہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ (45)

"اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں، اور جو ایسا کریں گے تو

وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔"

اس آیت کریمہ کی تشریح میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"كل ما شغل العبد عن ذكر الله وألهاه عن طاعته فهو في حكم الملهي والمذموم،

وإن آلات العصر إذا استغرقن الأوقات وأنسين الآخرة فهن أعظم الملهيات" (46)

"ہر وہ چیز جو بندے کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے اور اس کی اطاعت سے ہٹا دے وہ لہو و لعب کے حکم میں اور

مذموم ہے، اور اگر دورِ حاضر کی آلات (ٹیکنالوجی) وقت کو غرق کر دیں اور آخرت کو بھلا دیں تو یہ سب سے

بڑی غفلت کا باعث ہیں۔"

امام غزالی غفلت کے اس روگ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"إن اشتغال القلب بالدنيا والتعلق بزخارفها يطمس نور البصيرة ويقسي

القلب عن ذكر الله، فإذا استغرق الإنسان في آلاته فقد عبد من حيث لا

يدري" (47)

(44) Al-Zamakhshari, Abu al-Qasim Mahmud *Al-Kashshaf 'an Haqa'iq Ghawamid al-Tanzil* Beirut: Dar al-Kitab al-Arabi, 1407 AH, vol 3, 215

(45) Al-Qur'an, Surah Al-Munafiqun 63:9

(46) Al-Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad ibn Ahmad *Al-Jami' li Ahkam al-Quran (Tafsir al-Qurtubi)* Beirut: Dar al-Fikr, 1407 AH, vol 18, 118

(47) Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad *Majmu' Rasail al-Imam al-Ghazali* Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1414 AH, 74

"بے شک دل کا دنیا میں مشغول ہونا اور اس کی چمک دھمک سے لگاؤ رکھنا نورِ بصیرت کو مٹا دیتا ہے اور دل کو اللہ کی یاد سے سخت کر دیتا ہے، پس جب انسان اپنی ایجادات و آلات میں غرق ہو جائے تو وہ انجانے میں اس کی بندگی کرنے لگتا ہے۔"

مبحث دہم: ٹرانسہیومنسٹ تحریک اور اسلامی نقطہ نظر

10.1 ٹرانسہیومنسٹ نظریہ: ٹرانسہیومنسٹ تحریک کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ انسان اپنی طبعی حدود، کمزوریوں اور حیاتیاتی خامیوں سے آزاد ہو کر مصنوعی ذہانت اور بائیو ٹیکنالوجی کے ذریعے ایک ارتقائی سفر طے کرے اور "سپر ہومان" یا برتر مخلوق بن جائے۔ یہ نظریہ انسانی جسم کو محض ایک مشین تصور کرتا ہے جسے مرمت یا اپ گریڈ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس، اسلامی نقطہ نظر میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی ایک محترم اور متوازن تخلیق قرار دیا گیا ہے جس میں کسی مادی یا مصنوعی مداخلت کے ذریعے خدائی نقشے کو بدلنے کی گنجائش نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾⁽⁴⁸⁾ "بے شک ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے۔"

امام آلوسی بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

• "أي في أعدل تعديل وأحسن صورتها وهيئتها، لا يحتاج إلى زيادة أو تقويم بشري

مزعوم، فهو الغاية في الكمال الخلقى" ⁽⁴⁹⁾

• "یعنی سب سے متوازن اعتدال اور بہترین صورت و ہیئت میں، اسے کسی زعم باطل یا انسانی اصلاح و اضافے کی

ضرورت نہیں ہے، پس وہ خلقی کمال کی انتہا پر ہے۔"

علامہ اقبال رحمہ اللہ انسانی جبلت اور ٹرانسہیومنسٹ مادی عروج کے تناظر میں فرماتے ہیں:

"مادیت کے غلبے میں انسان اپنی روحانی حقیقت کو فراموش کر کے خود کو خدا بنانے کے خواب دیکھتا ہے، حالانکہ اس کی عظمت اس کی محدودیت اور عبدیت میں پوشیدہ ہے۔" ⁽⁵⁰⁾

10.2 فطرتِ خداوندی میں مداخلت: ٹرانسہیومنسٹ فلسفہ جینیاتی انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر موت پر فتح پانے، بڑھاپے کو ختم کرنے اور انسانی خلقت کو از سر نو تشکیل دینے کے دعوے کرتا ہے۔ اسلام ان دعوؤں کو انسان کی ازلی سرکشی، غرور اور شیطانی وسوسوں کا تسلسل قرار دیتا ہے کیونکہ خالق کی بنائی ہوئی فطرت میں تبدیلی کرنا شیطان کا وہ وعدہ ہے جو اس نے نوعِ انسانی کو گمراہ کرنے کے لیے کیا تھا۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَلَا ضَلَالَتَهُمْ وَلَا مَرِيئَهُمْ فَلْيُبَيِّنَنَّ أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرِيئَهُمْ فَلْيَغَيِّرَنَّ خَلْقَ

اللَّهِ﴾ ⁽⁵¹⁾

(48) Al-Qur'an, Surah At-Tin 95:4

(49) Al-Alusi, Shihab al-Din Mahmud *Ruh al-Ma'ani fi Tafsir al-Quran al-Azim wa al-Sab' al-Mathani* Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, 1405 AH, vol 15, 415

(50) Iqbal, Muhammad *The Reconstruction of Religious Thought in Islam* Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 2011, 188

(51) Al-Qur'an, Surah An-Nisa' 4:119

"اور ضرور میں انہیں گمراہ کروں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا، اور ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ جانوروں کے کان کاٹیں گے، اور ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی خلقت کو بدل ڈالیں گے۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

"یعنی تغیر فطرۃ اللہ التي فطر الناس علیہا، وکل تعدی علی سنن الکوون وخلقہ بمثل هذه الاختراعات الجائرة التي تنافي الحکمة الإلهیة فهو داخل فی وعید تغیر خلق اللہ" (52)

"یعنی اللہ کی اس فطرت کو بدلنا جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اور کائنات کے قوانین اور اس کی خلقت پر اس قسم کی ظالمانہ مداخلت جو الہی حکمت کے منافی ہو، وہ سب اللہ کی خلقت کو بدلنے کی وعید میں داخل ہے۔"

مشہور فقیہ علامہ ابن عاشور رحمہ اللہ تعالیٰ التحریر والتنویر میں لکھتے ہیں:

"تغیر خلق اللہ أصل فی العبث بحدود اللہ والتمرد علی نظامہ الذی أحکمہ، ومحاولة دفع الموت أو تخليد الحياة بغير الطرق الإلهیة استکبار مآله الهلاك" (53)

"اللہ کی خلقت کو بدلنا اللہ کی حدود سے کھیلنے اور اس کے مستحکم نظام سے بغاوت کی بنیاد ہے، اور موت کو ٹالنے یا زندگی کو بغیر الہی طریقوں کے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش ایسا تکبر ہے جس کا انجام ہلاکت ہے۔"

10.3 اسلامی فلسفہ حیات: اسلامی فلسفہ حیات میں زندگی اور موت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش قرار دیا گیا ہے، جہاں موت کوئی تکنیکی خرابی نہیں جسے ٹیکنالوجی سے ٹھیک کیا جاسکے، بلکہ یہ دارِ دنیا سے دارِ آخرت کی طرف منتقلی کا ایک لازمی اور مقدر مرحلہ ہے۔ انسانی جسم انسان کی اپنی ملکیت نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ایک امانت ہے، لہذا اس کی حدود کا احترام کرنا اور اس کی فنا پذیری کو تسلیم کرنا عین بندگی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (54)

"ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تمہیں قیامت کے دن تمہارے پورے پورے بدلے دیے جائیں گے۔"

(52) Ibn Kathir, Isma'il ibn Umar *Tafsir al-Quran al-Azim* Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1419 AH, vol 2, 410

(53) Ibn Ashur, Muhammad al-Tahir *Al-Tahrir wa al-Tanwir* Tunis: Al-Dar al-Tunisiyyah lil-Nashr, 1984, vol 5, 240

(54) Al-Qur'an, Surah Ali 'Imran 3:185

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:

"الموت حتم مقضی لا مفر منه، وهو باب لكل حي، وإن محاولة الخلود الدنيوي

تعارض الحكمة الإلهية التي جعلت الفناء طريقاً للجزاء" (55)

"موت ایک اٹل فیصلہ ہے جس سے کوئی مفر نہیں، اور یہ ہر ذی روح کے لیے ایک دروازہ ہے، اور دنیاوی

دائمی زندگی (خلود) کی کوشش اس الہی حکمت سے ٹکراتی ہے جس نے فنا کو جزا کا راستہ بنایا ہے۔"

مفتی محمد شفیع عثمانی کے معارف القرآن میں الفاظ ہیں:

"انسانی جسم خدا کی امانت ہے، اس میں بلا ضرورت شرعی یا خلاف فطرت تبدیلی کرنا جائز نہیں، اور موت و حیات کے اختیارات صرف

خالق کائنات کے پاس ہیں، انسان کا اس میں مداخلت کرنا اپنی حدود سے تجاوز ہے۔" (56)

10.4 تجسس کی ممانعت: اسلام نے انسان کی نجی زندگی اور پرائیویسی کے تقدس کو بنیادی حق قرار دیا ہے، کیونکہ بغیر اجازت کسی کے

گھر میں جھانکنا یا اس کے عیب تلاش کرنا سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر حکم دیا گیا ہے: "وَلَا تَجَسَّسُوا" (57)

یعنی کسی کے حال کا تجسس اور کھوج نہ لگاؤ۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

"مَنْ اَطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقُؤُوا عَيْنَهُ" (58)

جو شخص کسی قوم کے گھر میں بلا اجازت جھانکے، تو ان کے لیے حلال ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

یہ حکم اس بات کی ضمانت ہے کہ ہر فرد باعزت اور پرامن زندگی گزار سکے۔ اس کی خلاف ورزی باہمی اعتماد کو ختم کرتی اور معاشرتی

بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔ اسلام کا مشن ہے کہ معاشرے میں کسی کی ذاتی حدود پامال نہ ہوں۔

10.5 ڈیجیٹل سرویلنس: جدید دور میں حکومتوں اور کارپوریشنز کی جانب سے شہریوں کی ڈیجیٹل نگرانی اور جاسوسی شرعی اصولوں کی

رو سے صریحاً حرام اور امانت میں خیانت ہے۔ اسلام میں بلاوجہ کسی کی ٹوہ میں رہنے، فون ٹیپ کرنے اور ڈیجیٹل ڈیٹا چوری کرنے کی

اجازت نہیں دی گئی کیونکہ یہ تجسس کی ممانعت کے زمرے میں آتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ

نے رات کے وقت ایک گھر کے باہر آواز سن کر تجسس کرنے سے گریز کیا اور فرمایا: "ہمیں اللہ نے ٹوہ لینے سے منع فرمایا ہے۔" (59)

حکومتوں یا اداروں کا بغیر کسی شرعی اور قانونی جواز کے شہریوں کے ڈیٹا تک رسائی حاصل کرنا نجی زندگی کے تقدس اور انفرادی آزادی

پر حملہ ہے۔

(55) Al-Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad ibn Ahmad *Al-Jami' li Ahkam al-Quran*, Beirut: Dar al-Fikr, 1407 AH, vol 4, 291

(56) Usmani, Muhammad Shafi *Ma'arif al-Quran* Karachi: Maktabah Dar al-Uloom Karachi, 1420 AH, vol 2, 430

(57) Al-Qur'an, Surah Al-Hujurat 49:12

(58) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail *Sahih al-Bukhari*, Kitab al-Istizan, bab Ma ja'a fi al-Istizan, hadith 6241

(59) Malik ibn Anas *Al-Muwatta*, Kitab al-Aqda, bab Ma la Yajuz lil-Mutajassis, hadith 1745

10.6 حق تصرف اور ملکیت معلومات: شریعت اسلامی میں ہر انسان کی ذاتی ملکیت، املاک اور پرائیویسی کا احترام لازمی قرار دیا گیا ہے، اور موجودہ دور میں ذاتی ڈیٹا بھی اسی ملکیت اور املاک کا اہم حصہ ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں کسی فرد کا ڈیجیٹل ڈیٹا اس کی نجی ملکیت کی حیثیت رکھتا ہے جس کی حفاظت اور مرضی کے بغیر استعمال کی ممانعت ہے۔ اسلامی فقہ کا مسلمہ اصول ہے:

"لا یحل مال امرئ مسلم إلا بطیب نفس منه" (60)

یعنی کسی مسلمان کا مال اس کی دلی رضا کے بغیر حلال نہیں۔

اس اصول کے تحت کسی بھی کمپنی یا ادارے کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ صارفین کی اجازت کے بغیر ان کا ڈیٹا فروخت کرے یا تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کرے۔

10.7 معاصر عالمی اصول: معاصر عالمی اداروں اور بالخصوص یونیسکو (UNESCO) کی مصنوعی ذہانت کے اخلاقی ضابطہ اخلاق کی ہدایات میں انسانی وقار، انسانی حقوق، شفافیت اور فلاح عامہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید ہر ایسی ٹیکنالوجی کی تحسین کرتا ہے جو انسانوں کے لیے نفع بخش ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسان کو بہترین صلاحیتیں عطا کی ہیں اور اس کا مقصد بنی نوع انسان کی بھلائی ہے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد الہی ہے: ﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (61) اللہ انسانوں کے لیے آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا۔ جدید عالمی اصول بھی اسی فلاحی اصول پر کاربند ہیں تاکہ مصنوعی ذہانت کا استعمال بلا امتیاز رنگ و نسل انسانی بہبود کے لیے یقینی بنایا جاسکے۔ (62)

10.8 اسلامی اخلاقی فریم ورک: اسلامی اخلاقی نظام مصنوعی ذہانت کے نظاموں کی تشکیل و ترویج میں تقویٰ (خدا ترسی)، احسان (بہترین انداز)، عدل (انصاف) اور صدق (سچائی) کے بنیادی اصولوں پر زور دیتا ہے۔ الگورتھمز اور ڈیٹا سیٹس میں تعصبات سے گریز اور حقائق کی درستگی کا تقاضا قرآن کریم کی اس ہدایت سے جڑا ہے: ﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ﴾ (63) جب بات کہو تو عدل کرو اور سچ بولو۔ اس کے علاوہ، امانت داری اور احتساب کا تصور ڈیجیٹل دنیا میں بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا عملی زندگی میں، تاکہ مصنوعی ذہانت کے فیصلے کسی پر ظلم یا فریب کا باعث نہ بنیں۔

10.9 اداروں کا کردار: مصنوعی ذہانت کے تیز رفتار دور میں مسلم دنیا کو درپیش اخلاقی و تکنیکی چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے تکنیکی ماہرین اور اسلامی فقہاء کا اشتراک ناگزیر ہے۔ قرآن مجید کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اہم امور میں ماہرین سے مشورہ کیا جائے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (64) یعنی اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر (ماہرین) سے پوچھ لو (النحل: 43)۔ جب تک مایہ ناز انجینئرز اور شریعت کے مستند اسکالرز مل کر مشترکہ ضابطہ کار اور فقہی اکیڈمیز کی سطح پر فیصلے نہیں کریں گے، مسلم معاشرے ڈیجیٹل دور کے منفی اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

(60) Al-Bayhaqi, Ahmad ibn al-Husayn *Al-Sunan al-Kubra*, Kitab al-Ghasb, hadith 11345

(61) Al-Qur'an, Surah Al-Baqarah 2:185

(62) UNESCO Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence Paris: UNESCO, 2021

(63) Al-Qur'an, Surah Al-An'am 6:152

(64) Al-Qur'an, Surah Al-Anbiya' 21:24

10.10 معاصر مسلم مفکرین کی آراء اور اجتہادی کاوشیں: عصر حاضر کے چیلنجز بالخصوص مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل دور کے مسائل پر معاصر مسلم مفکرین نے اجتہاد نو کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ اسلامی شریعت اپنے اندر اتنی وسعت رکھتی ہے کہ وہ ہر دور کے جدید ترین سائنسی اور تکنیکی مسائل کا حل فراہم کر سکے۔ مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ انفرادی اجتہاد کے بجائے اب "اجتہاد اجتماعی" وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ فکری و عملی توازن برقرار رکھا جاسکے۔ قرآن مجید میں فرمان عالیشان ہے: ﴿وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ﴾⁽⁶⁵⁾ ترجمہ: اور اگر اسے رسول اور اپنے میں کے حکم والوں کی طرف لاتے تو ضرور اس کی حقیقت وہ جاننے جو ان میں بات کی تہہ تک پہنچتے ہیں۔

اسی کے ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ"⁽⁶⁶⁾ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اسے بندوں سے چھین لے، بلکہ علماء کی موت کے ذریعے علم کو اٹھالے گا۔

موجودہ دور میں فقہی مسائل کے حل کے لیے بین الاقوامی اور علاقائی اسلامی فقہ اکیڈمیز (جیسے مجمع الفقہ الاسلامی الدولی جده، رابطۃ العالم الاسلامی مکہ، اور فقہ اکیڈمی ہند) کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان اداروں نے جدید میڈیکل، معاشی اور ٹیکنالوجیکل مسائل پر اجتماعی فتاویٰ اور تجاویز پیش کی ہیں۔ ان سیمینارز میں ٹیکنالوجی، کاپی رائٹ، اور ڈیجیٹل اثاثہ جات جیسے پیچیدہ موضوعات پر تجویز، مفتیوں اور ماہرین فن کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے متفقہ ضوابط مرتب کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾⁽⁶⁷⁾ یعنی ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہے۔

اسی ضمن میں جامع الترمذی کی ایک حدیث مبارکہ ہے: "الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ"⁽⁶⁸⁾ یعنی جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

10.11 جدید ٹیکنالوجی پر فقہی آراء: مصنوعی ذہانت، بلاک چین اور روبوٹکس جیسے جدید سائنسی علوم کی پیچیدگیوں کو سمجھنے بغیر درست شرعی حکم کا صادر کرنا ناممکن ہے۔ اس لیے معاصر فقہاء اس بات پر زور دیتے ہیں کہ فقہی احکام کے استنباط سے پہلے علماء اور متعلقہ شعبوں کے ٹیک ماہرین کے مابین گہرا مکالمہ ہونا چاہیے۔ جب تک ماہرین ٹیکنالوجی سسٹم کی اندرونی کارکردگی، نقصانات اور فوائد کی مکمل وضاحت نہیں کریں گے، تب تک مفتیانِ کرام کے لیے حلال و حرام یا جواز و عدم جواز کا حتمی فیصلہ دینا مشکل ہوگا۔

10.12 قیاس اور مصالحِ مرسلہ کا اطلاق: مصنوعی ذہانت کے غیر معمولی پھیلاؤ اور اس کے نتیجے میں جنم لینے والے حقوق، اخلاقیات اور سامعہ کرائمز کے مسائل پر اصولِ فقہ کے ضوابط لاگو کیے جا رہے ہیں۔ چونکہ قرآن و سنت میں براہِ راست ان جدید آلات کا ذکر نہیں، اس لیے فقہاء علتِ مشترکہ کی بنیاد پر "قیاس" اور انسانیت کی فلاح و حفاظت کے اصول "مصالحِ مرسلہ" سے کام

(65) Al-Qur'an, Surah An-Nisa' 4:83

(66) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail *Sahih al-Bukhari* Beirut: Dar Tawq al-Najah, 1422 AH, hadith 100

(67) Al-Qur'an, Surah Ash-Shura 42:38

(68) Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa *Sunan al-Tirmidhi*, Abwab al-Adab, hadith 2822

لیتے ہیں۔ اس طریقہ کار کے تحت اے آئی کے ذریعے پیدا ہونے والے مفاسد (نقصانات) کو دفع کرنے اور مصالح (فوائد) کو محفوظ بنانے کے لیے نئے اصول فقہی ضوابط وضع کیے جا رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: "لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ" (69) یعنی نہ خود نقصان اٹھانا جائز ہے اور نہ ہی دوسرے کو نقصان پہنچانا۔

مبحث یازدہم: ہیلتھ کیئر اور بائیو ایتھکس میں اے آئی

11.1 طبی شعبے میں اے آئی: مصنوعی ذہانت نے جدید طبی شعبے میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے جس کے ذریعے امراض کی تشخیص، نئی ادویات کی تیاری اور جینیاتی انجینئرنگ کے عمل میں بے مثال درستی حاصل کی جا رہی ہے۔ جدید الگورتھم انسانی جینوم کو سمجھنے، پیچیدہ پروٹین سٹرکچر کی پیش گوئی کرنے اور مختلف بیماریوں کے علاج کی طویل تحقیق کو انتہائی مختصر بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ طبی ماہرین اس ٹیکنالوجی کی مدد سے انتہائی باریک بینی سے امراض کا قلع قمع کرنے کے لیے نئے راستے تلاش کر رہے ہیں جو میڈیکل سائنس کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم اس سائنسی ترقی کے ساتھ ہی انسانی صحت اور اخلاقیات کے حوالے سے چند نئے چیمپینز اور فکری سوالات بھی جنم لے رہے ہیں۔

﴿وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (70)

ترجمہ: اور وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کا اختلاف ہے رات اور دن کا تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اسی ضمن میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے:

"ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء" (71)

ترجمہ: "اللہ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی شفا بھی اتاری ہے۔"

11.2 اخلاقی و شرعی مسائل: حساس طبی اور انسانی جان سے متعلق فیصلوں کا مکمل انحصار خود مختار مشینوں اور الگورتھمز پر چھوڑنا شدید اخلاقی، سماجی اور شرعی مباحث کو جنم دیتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے انسانی جینوم میں ترامیم، کلوننگ کے اقدامات اور تخلیقی حدود سے تجاوز کرنا اسلامی شریعت کی بنیادی اقدار اور مقاصد شریعت سے ٹکرا سکتا ہے۔ اسلامی بائیو ایتھکس اس بات پر زور دیتی ہے کہ انسانی وقار کا تحفظ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں بلا ضرورت یا غیر فطری تبدیلیاں کرنے سے گریز کیا جائے۔ مشینوں کے فیصلے انسان کی طبی رہنمائی تو کر سکتے ہیں لیکن حتمی اخلاقی اور ضمیر کی ذمہ داری ہمیشہ انسان کے اپنے ہی ذمے رہتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

﴿وَلَا ضَلَالٌ لَهُمْ وَلَا مَنِيَّةٌ لَهُمْ فَلْيَبْتَغُوا أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَنِيَّةٌ لَهُمْ فَلْيَغْيِرُوا خَلْقَ

اللَّهِ﴾ (72)

(69) Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid *Sunan Ibn Majah*, Kitab al-Ahkam, hadith 2340

(70) Al-Qur'an, Surah Al-Mu'minun 23:80

(71) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail *Sahih al-Bukhari*, Kitab al-Tibb, hadith 5678 Beirut: Dar Ibn Kathir, 2002

(72) Al-Qur'an, Surah An-Nisa' 4:119

ترجمہ: اور ضرور میں انہیں بہکاؤں گا اور ضرور انہیں آرزویں دلائوں گا اور ضرور انہیں کہوں گا تو وہ جانوروں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا تو وہ اللہ کی بنائی کو بدلیں گے۔

11.3 اسلامی اصولِ مداوا: اسلامی نقطہ نظر سے تمام ترقید طبی ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت اور طبی عملہ محض ظاہری وسائل اور اسباب کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ حقیقی شفا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ کے ہاتھ میں ہے۔ شریعت میں علاجِ معالجہ کروانا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن عمل ہے بشرطیکہ اس میں کسی محرم یا نقصان دہ طریقے کو اختیار نہ کیا جائے۔ شرعی آدابِ مداوا میں توکل علی اللہ، اچھے طبی ماہرین پر اعتماد، اور اس یقین کو پختہ رکھنا شامل ہے کہ ادویات اور اے آئی سسٹمز اثر انداز تب ہی ہوتے ہیں جب اذنِ الہی شامل حال ہو۔ اسلامی اصولوں کے تحت صحت کی بحالی کے لیے حلال ذرائع کا استعمال اور اخلاقی حدود کی پاسداری لازمی شرط ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے:

"وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ" (73)

ترجمہ: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

مبحث دوازدہم: مستقبل کے خطرات اور تخفیف کی حکمت عملی

12.1 اے آئی کی سیوریٹی اور کنٹرول: مصنوعی ذہانت کی ترقی کے ساتھ خود شعوری اور سپر انٹیلی جنس کے خطرات انسانیت کے لیے ایک بڑا چیلنج بنتے جا رہے ہیں جن سے نمٹنے کے لیے مؤثر حفاظتی تدابیر ناگزیر ہیں۔ ٹیکنالوجی کے بے قابو ہونے کے خدشات کے پیش نظر ایسے سیوریٹی پروٹوکولز کی ضرورت ہے جو انسانی بقا کو یقینی بنائیں۔ اسلام انسان کو زمین پر اللہ کا خلیفہ قرار دیتا ہے اور کسی بھی ایسی طاقت کو انسان پر مسلط کرنے سے روکتا ہے جو فساد فی الارض کا سبب بنے۔ ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کو روکنے اور اس کے دائرہ کار کو محدود رکھنے کے لیے اسلامی اصول احتیاط اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر بنیادی رہنمائی فراہم کرتے ہیں تاکہ انسان کا اختیار اور بالادستی قائم رہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے:

﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (74)

ترجمہ: اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کی درستگی کے بعد اور اسے پکارو ڈرتے اور امید لگاتے، بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

"مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ" (75)

ترجمہ: "اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گناہ کرنے والے کی مثال اس قوم جیسی ہے جنہوں نے ایک کشتی میں قرعہ ڈالا"

(73) Al-Qur'an, Surah Ash-Shu'ara' 26:80

(74) Al-Qur'an, Surah Al-A'raf 7:56

(75) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail Sahih al-Bukhari, Kitab al-Shuhud, hadith 2686 Beirut: Dar Ibn Kathir, 2002

12.2 اخلاقی نگرانی: ٹیکنالوجی کے دور میں اخلاقی اقدار کے تحفظ کے لیے اداروں کی سطح پر باقاعدہ اخلاقی کمیٹیوں کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔ یہ ادارے مصنوعی ذہانت کے الگورتھمز اور سسٹمز کی کڑی نگرانی کرتے ہیں تاکہ انسانی حقوق، انصاف اور سماجی روایات کا تقدس پامال نہ ہو۔ اسلامی نظام حکومت اور معاشرت میں امر بالمعروف، مشاورت اور احتساب کا تصور بنیادی اہمیت رکھتا ہے جو جدید کارپوریٹ اور تکنیکی گورننس کے لیے بہترین فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ اجتماعی فیصلے اور اخلاقی ضابطے اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ ایجادات انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال ہوں نہ کہ تخریب کے لیے۔

﴿وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (76)

ترجمہ: اور ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہے اور ہمارے دیے سے کچھ راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
"عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على إقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والنصح لكل مسلم" (77)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

12.3 تعلیمی نصاب میں اصلاحات: تعلیمی نظام میں انقلابی اصلاحات کرتے ہوئے دینی اور عصری علوم کو یکجا کرنا وقت کی اہم پکار ہے تاکہ ایسی نسل تیار کی جاسکے جو ٹیکنالوجی کی ماہر بھی ہو اور اخلاقیات سے بھی آراستہ ہو۔ جدید مصنوعی ذہانت کے اس دور میں صرف تکنیکی مہارت کافی نہیں بلکہ ڈیجیٹل آیتھکس اور اسلامی فقہی اصولوں سے آگاہی بھی ضروری ہے۔ اسلام نے علم کے حصول کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے اور ہر وہ علم جو انسانیت کی بہتری کے لیے ہو اس کی تحسین کی ہے۔ دینی بصیرت اور عصری سائنسی علوم کا یہ حسین امتزاج ہی ہمیں ایسے محققین اور انجینئرز دے سکتا ہے جو ٹیکنالوجی کو انسانیت کا دشمن بننے سے بچا سکیں۔

خلاصہ البحث

عصر حاضر میں مصنوعی ذہانت (AI) نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ جہاں یہ ٹیکنالوجی ترقی کا زینہ ہے، وہیں اس کے بطن سے سنگین اخلاقی، سماجی اور سلامتی کے خطرات بھی جنم لے رہے ہیں۔ اس تناظر میں عالمی اداروں (جیسے یونیسکو) اور اسلامی شریعت دونوں کا بنیادی ہدف انسانی وقار، فلاح عامہ اور عدل کا قیام ہے۔ یونیسکو کے ضابطہ اخلاق کی طرح اسلام بھی تقویٰ، احسان اور شفافیت پر زور دیتا ہے، اور قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے کہ اللہ انسانوں کے لیے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں۔ اس ٹیکنالوجی کے پیچیدہ اور ہمہ گیر مسائل کو سمجھنے کے لیے انفرادی کے بجائے "اجتہاد اجتماعی" وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ مصنوعی ذہانت، بلاک چین اور طبی شعبے کے جدید چیلنجز پر حتمی شرعی احکام صادر کرنے کے لیے مایہ ناز مفتیان کرام اور تکنیکی ماہرین فن کے درمیان گہرا مکالمہ ناگزیر ہے۔ قرآن مجید کی اس ہدایت "فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" کے تحت جب تک ماہرین ٹیکنالوجی سسٹم

(76) Al-Qur'an, Surah Ash-Shura 42:38

(77) Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail Sahih al-Bukhari, Kitab al-Iman, hadith 57
Beirut: Dar Ibn Kathir, 2002

کے خدوخال واضح نہیں کریں گے، تب تک درست فقہی استنباط ممکن نہیں۔ فقہاء قیاس اور اصول مصالح مرسلہ ("لا ضرر ولا ضرار") کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کے مفاسد کا سد باب کر رہے ہیں۔

میڈیکل سائنس اور بائیوٹیکنالوجی کے میدان میں اے آئی کی مدد سے امراض کی تشخیص اور جینوم میں ترامیم نے انقلابی راستے کھولے ہیں، لیکن انسانی جسم اور تخلیق الہی میں غیر فطری مداخلت شریعت کی حدود سے ٹکرا سکتی ہے۔ اسلامی اصولِ مداویہ سکھاتا ہے کہ تمام جدید ٹیکنالوجیز محض ظاہری اسباب ہیں جبکہ حقیقی شفا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس لیے طبی فیصلوں میں اخلاقی وقار کو مقدم رکھنا لازمی ہے۔ مستقبل کے سیوریجی خطرات بالخصوص خود شعوری اور سپرانٹیلی جنس کے خدشات نوعِ انسانی کے لیے چیلنج ہیں، جو "فساد فی الارض" کے زمرے میں آتے ہیں۔ ان خطرات سے بچنے اور ٹیکنالوجی کو قابو میں رکھنے کے لیے کارپوریٹ اداروں میں "اخلاقی کمیٹیوں" کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، جو امر بالمعروف اور احتساب کے اسلامی اصولوں کی جدید عملی شکل ہے۔ اس مقصد کے لیے تعلیمی نظام میں انقلابی اصلاحات ناگزیر ہیں تاکہ ایسے ماہرین فن تیار کیے جاسکیں جو دینی بصیرت اور عصری سائنسی علوم کے حسین امتزاج سے ٹیکنالوجی کو انسانیت کا دشمن بننے سے بچاسکیں۔

نتائج البحث

- * مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی نے جہاں زندگی کے مختلف شعبوں میں آسانیاں پیدا کی ہیں، وہیں اس کے بے مہار استعمال نے انسانیت کو شدید اخلاقی، معاشی اور معاشرتی خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔
- * ذاتی کوائف کی چوری، الگورتھمک تعصب اور آٹومیشن کی وجہ سے بڑھتی ہوئی بے روزگاری نے پرائیویسی اور معاشی مساوات کے بنیادی حقوق کو پامال کر دیا ہے۔
- * اسلامی شریعت مادی ترقی اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے ایک ایسا ضابطہ حیات فراہم کرتی ہے جو عدل، امانت اور اخلاقی حدود کی پابندی کے ذریعے اسے انسانی فلاح کے تابع بناتا ہے۔
- * مشینی ذہانت کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر لے، وہ انسانی روح، شعورِ باطن اور ارادہ آزاد کا نعم البدل نہیں بن سکتی۔
- * اسلام میں عدل، امانت اور دیانت کو کائنات کی بقا کا بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے، جو مصنوعی ذہانت کے دور میں الگورتھمک تعصب اور بلیک باکس جیسی غیر شفاف پالیسیوں کی نفی کرتا ہے۔
- * جدید ٹیکنالوجی، فیک نیوز، اور خود کار عسکری سسٹمز کا بے لگام استعمال انسانی جان، عزت اور اخلاقی حدود پامال کرتا ہے، جس کا حل شریعت کے اصولِ ذمہ داری اور احتساب میں مضمر ہے۔
- * اے آئی اور آٹومیشن کے باعث معاشی استحصال اور بے روزگاری کے تدارک کے لیے اسلامی نظامِ زکوٰۃ، حلال روزگار کا تصور اور منصفانہ فلاحی ڈھانچہ ایک پائیدار حل فراہم کرتا ہے۔
- * ٹرانسہیومنسٹ تحریک اور ڈیجیٹل سرویولنس انسانی فطرت میں مداخلت اور تجسس کی نفی کرتے ہیں، لہذا ٹیکنالوجی کو عقل کی غلامی اور اخلاقی زوال کی بجائے دینی و فریم ورک کے تابع ہونا چاہیے۔

- * معاصر عالمی اداروں اور اسلامی اخلاقی فریم ورک کے مطابق مصنوعی ذہانت کا استعمال بلا امتیازِ نسل و رنگ انسانی بہبود، تقویٰ، عدل اور شفافیت کے اصولوں کے تحت ہونا چاہیے۔
- * جدید سائنسی مسائل کے حل اور مصنوعی ذہانت کے شرور سے بچنے کے لیے علماء اور تکنیکی ماہرین کے مابین اجتماعی اجتہاد اور باہمی مشورے کا نظام ناگزیر ہے۔
- * طبی شعبے میں مصنوعی ذہانت کا استعمال ایک انقلابی پیش رفت ہے، تاہم انسانی وقار، بائو ایٹھکس اور شریعت کی حدود کا پاس رکھنا انتہائی ضروری ہے۔
- * سپرائیملی جنس کے خطرات کا سدباب کرنے، اداروں میں اخلاقی نگرانی کے نظام کو مضبوط بنانے اور دینی و عصری علوم کے امتزاج سے ماہرین کی تربیت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

سفارشات

- * مصنوعی ذہانت کی تیاری اور استعمال میں انسانی عظمت، شرافت اور وقار کے تحفظ کو ہر صورت مقدم رکھا جانا چاہیے۔
- * ڈیجیٹل سسٹمز اور الگورتھمز میں شفافیت اور دیانت داری کو فروغ دیا جائے تاکہ فریب، تعصب اور غیر منصفانہ فیصلوں کا تدارک ممکن ہو۔
- * مصنوعی ذہانت کے غلط استعمال، پروپیگنڈے اور انسانی حقوق کی پامالی کو روکنے کے لیے موثر اخلاقی ضابطہ اخلاق اور قانونی فریم ورک تشکیل دیا جائے۔
- * ٹیکنالوجی کی ترقی کے دوران اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس کے ثمرات سے معاشرے کے تمام طبقات بلا امتیاز استفادہ کر سکیں۔
- * ڈیجیٹل اور سائنسی علوم کے ساتھ اخلاقی اور دینی اقدار کی تعلیم کو لازمی بنایا جائے تاکہ نئی نسل ذمہ دارانہ رویے اپنا سکے۔
- * مشین لرننگ اور آٹومیشن میں احتساب کا ایک ایسا شفاف نظام وضع کیا جائے جو انسانی جان، مال اور عزت کو نقصان پہنچانے پر ذمہ داری کا تعین کر سکے۔
- * تحقیق اور ترقی کے عمل میں اسلامی اصولوں جیسے کہ امانت، عدل، خیر خواہی اور مفسدہ سے اجتناب کو بنیادی رہنما اصول بنایا جائے۔

کتابیات

- * القرآن الکریم
- * ابن عاشور، محمد الطاهر التحریر والتنویر، تونس: الدار التونسية للنشر، 1984ء
- * ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابوبکر مفتاح دار السعادة المنشور في علم ولاية العلم، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1418ھ
- * ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی سنن ابن ماجہ الریاض: دار السلام، 1999ء
- * ابن کثیر، عماد الدین اسماعیل بن عمر تفسیر القرآن العظیم بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1999ء
- * احمد بن حنبل مسند الإمام أحمد بن حنبل بیروت: مؤسسة الرسالة، 1999ء

- * الآلوسی، شهاب الدین محمود روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، بیروت: دار إحياء التراث العربی، 1405ھ
- * المصطفی، أحمد بن الحسین سنن البیہقی الکبری بیروت: دار الکتب العلمیة، 2003ء
- * البخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری دار طوق النجاة، 1422ھ
- * الزمخشري، أبو القاسم محمود بن عمر الکشاف عن حقائق غوامض التنزيل ج3 بیروت: دار الکتب العربی، 1407ھ
- * الزحلی، وهبه الفقه الإسلامی وأدلته ومشتق: دار الفکر، 2007ء
- * السرخسی، أبو القریطی، أبو عبد اللہ محمد بن أحمد الجامع لأحكام القرآن (تفسیر القرطبی) بیروت: دار الفکر، 1407ھ
- * نیشاپوری، مسلم بن الحجاج صحیح مسلم بیروت: دار إحياء التراث العربی، 1955ء
- * اسٹیورٹ، رسل، اور پیٹر نورویگ مصنوعی ذہانت: ایک جدید نقطہ نظر ولیم انیویارک: پیپرسن پبلیکیشنز، 2020ء
- * اقبال، علامہ محمد تشکیل جدید الہیات اسلامیہ لاہور: اقبال اکیڈمی پاکستان، 2011ء
- * اسلام، نعمان " مصنوعی ذہانت - حصہ اول " گوگل سائنس، 2024ء
- * بووسٹ، نک سوپرانٹیلی جنس: راستے، خطرات، اور حکمت عملیاں آکسفورڈ: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2014ء
- * تیموری یا کیمبرج یونیورسٹی پریس Artificial Intelligence کیمرج اردو لغت، اخذ شدہ بتاریخ 2026ء
- * عثمانی، محمد تقی فقہی مقالات کراچی: ادارہ تالیفات اشرفیہ، 2005ء
- * عثمانی، مفتی محمد شفیع معارف القرآن ج2 کراچی: مکتبہ دارالعلوم کراچی، 1420ھ
- * غزالی، أبو حامد محمد بن محمد إحياء علوم الدین ومجموع رسائل الإمام الغزالي بیروت: دار الکتب العلمیة، 1414ھ
- * میک آفی، اینڈریو، اور ایرک برن جوفسن دوسری مشین اتھ: کام، ترقی، اور خوش حالی کے دور میں ٹیکنالوجی کا عروج والیم 2 نیویارک: ڈبلیو ڈبلیو نورٹن اینڈ کمپنی، 2014ء
- * مصنوعی ذہانت آزاد دائرۃ المعارف ویکیپیڈیا، آخری ترمیمی تاریخ 2024ء